

فرشتے کی جگہ تک مافیہ سب سے اونکا ہی ہے یعنی اللہ جاپہلو نہ وہ آرام کی مشورہ کرتا ہے۔

یہ افسانہ ظلم و اللہ تعالیٰ کی نیک نیت کا ایک افسانہ ہے جو پورا دنیا میں پڑھائی ہے۔
انہی وجہ سے ملازم بھی ان سے وہی عقائد لیتے ہیں کہ ان کے ساتھ انسانیت کا سلوک کیا جائے۔
مشرق و مغرب و ایشیا فکر کے افسانہ نگار تھے ان کے بیان کردہ افسانوں کی
دنیائوں کی گمانت میں رہنا فریبی ہے۔ وہ کلمہ کہہ کر ان کے ساتھ جانوں میں پہلی بات
حکمی کر لیتے تھے۔ بنیاد ان کے وضع سے انہوں نے دنیا کی انسانیت کو گمانت میں
کے فطری انجام کو لے لیا۔ یہ بات کہہ کر انہوں نے دنیا کو ہمہ جہاں میں لے لیا
کہ دشمنوں کی زیادہ کیا ہے ان کے بیان میں اس سے پہلے ہی ہم سب کو لے لیا ہے
یہی اسی قدر زبردست ہے۔

۴

Dr. Md. Monawar Alam
Dept of Urdu
R.N. College, Pandaul
7/4/2020

معادۃ حسن منو کا "جی آبا صاحب"

"جی آبا صاحب" یہ ایک فقیر ہے جو دس سال کی عمر کا ایک نوکر قاسم اپنے آقائی
 اہلکار کے جواب میں لکھا ہے۔ محمد قاسم بمبئی شہر کے ایک امیر ترین انجینئر کے گھر کا ملازم ہے۔
 جو باورچی خانہ کے برتن صاف کرنے، جھاڑو دینے اور بازار سے سامان خرید کر لانے کے لئے
 نوکر لکھا گیا ہے۔ صبح سے آدھی رات تک ٹھکانا کام کرتا ہے۔ آرام باطل اس کے لاکھڑے
 ہے۔ اکثر وہ بیڈ کا غلبہ اور ٹھکان محسوس کرتا ہے۔ اس کا کام سے نفرت اور اپنی زندگی
 میں موت بھلی محسوس ہونے لگتی ہے۔ لیکن اس کا نظام آقا قاسم کو غلام سمجھتا ہے۔
 دیر رات تک اس کو کام کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ کبھی بازار سے سوڈا کا ٹائٹل
 لانے کے لئے دوڑایا جاتا ہے اور کبھی جو تاپا پالتی کرنے کے لئے اور ہراچی میں پانی بھر کر
 لکھنے کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ ایک بار مشورہ کی غنودگی کے عالم میں جو تاپا پالتی کرنے کوئے
 وہ سو گیا۔ اس کے ظالم آقا نے صبح اس کو کھوڑ میں مار کر، ٹاپا پالتی دے کر چھوڑ دیا۔
 غریب نادار بچہ ایک مرتبہ غلطی سے اپنی انٹلی کاٹ کر چار دن کام سے فریضت پانے
 کی خوشی میں دوبارہ اپنی انٹلی کو زخمی کر لیا ہے۔ اس بار بھی اس کو کام سے فریضت
 مل جاتی ہے۔ اس فریضت کو غنیمت جان کر شہری بارہنہ چار والی بلیڈ سے اپنی انٹلی
 کو زخمی بنا لیا ہے۔ یہ زخم بہت گہرا تھا۔ بہت زیادہ خون نکل آیا۔ اس مرتبہ اپنی دانہ
 غلطی کے تکراری سزا میں ملازمت سے برطرف کر دیا جاتا ہے۔ اس کی تقابلاً منجواہ
 بھی نہیں دی جاتی ہے۔ مجبور رہے سبارا لڑا کا مالکن کو رخصتی کا سلام کرنا ہوا، حسرت
 بھری نگاہ سے گھر کے بالوں کو طوطا کو دیکھتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔ یہ زخم اس کی زندگی
 کے لئے خطرناک ثابت ہوئی ہے۔ وہ درد کی شدت سے ناچار ہو کر خیراتی اسپتال میں داخل
 ہو جاتا ہے۔ جہاں ڈاکٹروں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ قاسم کی زندگی بچانے کے لئے اس کا
 ہاتھ کاٹ دینا ضروری ہے۔

یہ المفاک واقعہ پیش کرتے معادۃ حسن منو نے سرمایہ دارانہ دین
 کی ظالم و بربریت کی عکاسی پیش کی ہے۔ یہ احساس دلایا ہے کہ ایک ملازم بھی بیڈ اور آرام
 کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کو یہ حق ملنا چاہئے۔ محضوم زندگی میں ظلم کرنے والے مہذب ترین
 لوگ یہ نہیں سوچتے ہیں کہ جن مجبور لوگوں کی وجہ سے ان کے کپڑے، جوتے، گھر کا برتن اور